بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# دعوت و تبلیغ

## اجمالی آداب و احکام

تالیف

حضرت مولانا شاہ محمد کمال الرحمٰن صاحب قاسمی مدظلہ العالی

صاحبزادہ و جانشین

سلطان العارفین حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بہ اہتمام

ڈاکٹر محمد طاہر علی صابری بی یو ایم ایس (عثمانیہ)

مکان: 19-4-278/A، محلہ غوث نگر، نواب صاحب کنٹہ، حیدرآباد 500053

آندھرا پردیش، انڈیا

قیمت: -/Rs. 5

# معروف اور منکر کے معنی

معروف معرفتہ سے لیا گیا ہے اور منکر انکار سے ماخوذ ہے۔

معرفہ کہتے ہیں کسی چیز کو غور وفکر کر کے سمجھنے اور پہچاننے کو اس کے مقابل انکار ہے یعنی نہ سمجھنے اور نہ پہچاننے کے ہیں۔ لغوی طور پر معروف کے معنی پہچانی ہوئی چیز کے ہیں اور منکر کے معنی نہ پہچانی ہوئی چیز کے ہیں۔ امام راغب اصفہانی رحمتہ اللہ علیہ نے مفردات القرآن میں بیان کیا ہے کہ معروف ہر اس فعل کو کہا جاتا ہے جس کا معروف اور مستحسن یعنی اچھا ہونا عقل و شرع سے پہچانا ہوا ہو اور منکر ہر اس فعل کا نام ہے جو ازروئے شرع یا عقل برا سمجھا جاتا ہو۔

اس لئے امر بالمعروف کے معنی اچھے کام کی طرف بلانے کے ہیں اور نہی عن المنکر کے معنی برے کام سے روکنے کے ہیں۔

امر میں کسی کام کے کرنے کا حکم ہوتا ہے اور نہی میں کسی کام کے نہ کرنے کا حکم ہوتا ہے۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی ضرورت واہمیت کا اندازہ اس سے لگا تا جاسکتا ہے کہ اس کام کی تاکید، ترغیب اور توصیف میں کم و بیش ساٹھ (۶۰) آیتوں اور بے شمار احادیث کو پیش کیا جاسکتا ہے۔

**کامیاب لوگوں کے چند اہم کام :۔**

ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر • واولئک ھم المفلحون۔ (پ۴، ع ۲)

ترجمہ: تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو بھلائی کی طرف بلاتی رہے اور نیک کاموں کا حکم کرتی رہے یہی لوگ فلاح و نجات پانے والے ہیں۔

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت باقر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرمؐ نے اس آیت کی تلاوت کر کے فرمایا۔ خیر سے مراد قرآن و حدیث کی اتباع ہے۔

دعوت الی الخیر کا اطلاق اس وقت ہو گا جب کہ کسی اچھے کام کا حکم کیا جارہا ہو اور برے کام سے روکا جارہا ہو۔ ہر اچھا کام معروف اور ہر برا کام منکر ہے۔ آیت بتلاتی ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے تقاضوں کو پورا کرنے والے کامیاب ہونے والے ہیں۔

## حقیقی نفع رسانی اور خیر کے اسباب:۔

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر وتومنون باللّٰہ • ولو امن اھل الکتاب لکان خیر الھم • منھم المومنون واکثرھم الفسقون• (پ۴،ع۳)

تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ تم نیک باتوں کا حکم کرتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔ اگر اھل کتاب بھی ایمان لاتے تو ان کے لئے بہتر تھا ان میں ایمان والے بھی ہیں لیکن اکثر تو فاسق ہیں۔

نوٹ :۔ اس آیت میں یہ بات واضح طور پر معلوم ہورہی ہے کہ امت کا خیر امر بالمعروف، نہی عن المنکر اور ایمان باللہ میں ہے اور یہ بھی اشارہ مل رہا ہے کہ امر بالمعروف اور ایمان باللہ کے درمیان نہی عن المنکر کا تذکرہ راہ اوسط کا متقاضی ہے۔

## خدا کی مدد کے حصول کا طریقہ:۔

ولینصرن اللّٰہ من ینصرہ ان اللّٰہ لقوی عزیز• الذین ان مکنھم فی الارض اقامو الصلوۃ

واتوالزکوۃ وامروابالمعرف ونھواعن المنکر وللہ عاقبۃ الامور۔(حج۔آیت ۴۱)

اور اللہ ضرور مدد کرے گا اس کی جو اس کی مدد کرے گا۔ بے شک اللہ زبردست ہے زور والا۔ وہ لوگ کہ اگر ہم ان کو ملک میں قدرت دیں تو وہ نماز قائم رکھیں۔ زکوۃ دیں اور حکم کریں بھلے کام کا اور منع کریں برائی سے اور اللہ کے اختیار میں ہے آخر ہر کام کا۔

یہ ان مسلمانوں کا بیان ہے جن پر ظلم ہوئے اور جن کو گھروں سے نکالا گیا یعنی خدا ان کی مدد کیوں نہ کرے گا جب کہ وہ ایسی قوم ہے کہ اگر ہم اسے زمین کی سلطنت دیدیں تب بھی خدا سے غافل نہ ہوں بذات خود بدنی ومالی خدمتوں میں لگے رہیں اور دوسروں کو بھی اسی راہ پر ڈالنے کی کوشش کریں۔

گو آج مسلمان کمزور ہے اور کافر غالب نظر آتے ہیں لیکن اللہ کے قبضہ میں ہے کہ آخر کار انھیں منصور وغالب کردے گا۔

## ۳ حسنات ۳ سیّات

ان اللّٰہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربی وینھی عن الفحشاء والمنکر والبغی۔ یعظکم لعلکم تذکرون۔ (پ ۱۴۔ع ۱۹)

ترجمہ: اللہ حکم کرتا ہے انصاف کرنے کا اور بھلائی کرنے کا اور قرابت والوں کو دینے کا۔ اور منع کرتا ہے بے حیائی سے اور نامعقول کام سے اور سرکشی سے۔ تم کو سمجھاتا ہے تاکہ تم یاد رکھو۔

عدل واحسان یہ دو چیزیں تو وہ ہیں جو اپنے پرائے دوست دشمن سبھی کے ساتھ یکساں متعلق ہیں۔ لیکن جو رشتہ دار اور قریبی تعلق والے ان کے ساتھ مروت واحسان

کے زیادہ رعایت کے قابل ہیں۔ انصاف، احسان، ایتاء، ہر بھلائی کو شامل ہیں۔ اور اس آیت میں منع بھی تین چیزوں سے کیا گیا ہے۔

۱۔ فحشاء۔۔ ۲۔ منکر۔۔ ۳۔ بغی

فحشاء: سے وہ بے حیائی کی باتیں مراد ہیں جن کا منشاء شہوت و بہیمت کی افراط ہو۔

منکر: یہ معروف کی ضد ہے۔ یہ وہ نا معقول کام ہے جس کا عقل صحیح اور فطرت سلیم انکار کرتی ہے۔ اس میں قوت عقل و قوت ملکی دب جاتی ہے۔ اور قوت وہمیہ شیطانیہ کا غلبہ ہو جاتا ہے۔

تیسری چیز یعنی "بغی" ہے اس کا مفہوم سرکشی کر کے حد سے نکل جانا ہے ظلم و تعدی کرنا اور درندوں کی طرح کھانے پھاڑنے کو دوڑنا اور دوسروں کی جان و مال اور آبرو لینے کے واسطے ناحق دست درازی کرنا۔ اس قسم کی تمام حرکات قوت سبعیہ غضبیہ کے بے جا استعمال سے پیدا ہوتی ہیں۔

نیز آیت میں تنبیہ فرمادی گئی ہے کہ انسان جب تک ان تینوں قوتوں کو قابو میں نہ رکھے اور قوت عقلیہ ملکیہ کو ان سب پر حاکم نہ بنائے مہذب اور پاک نہیں ہو سکتا۔ (معارف القرآن)

ایک اور جگہ ارشاد ہے ۔ والمؤمنون والمومنات بعضهم اولیاء بعض ۔ یامرون بالمعروف وینهون عن المنكر ويقيمون الصلوة ويوتون الزكوة ويطيعون الله ورسوله اولئك سيرحمهم الله۔ ان الله عزيز حكيم ۔ (توبہ)

مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کی مدد گار ہیں۔ اچھائی کا حکم دیتے ہیں برائی سے روکتے ہیں نمازیں قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ وہی لوگ ہیں جن پر اللہ رحم کرے گا۔ بیشک اللہ

زبردست حکمت والا ہے۔

بہتر کون؟ مسند احمد میں ہے۔ ابولہب کی بیٹی حضرت درہؓ فرماتی ہیں۔ ایک مرتبہ کسی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اس وقت آپ منبر پر تھے! حضورؐ کونسا شخص بہتر ہے فرمایا سب لوگوں میں بہتر وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ قاری قرآن ہو۔ سب سے زیادہ پرہیز گار ہو۔ سب سے زیادہ اچھائیوں کا حکم کرنے والا، سب سے زیادہ برائیوں سے روکنے والا، سب سے زیادہ رشتہ ناطہ ملانے والا ہو۔

نوٹ: اس روایت سے قراءت قرآن، تقوی امر بالمعروف نہی عن المنکر اور صلہ رحمی کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

## قیامت میں رسوائی سے کیسے بچیں

ابن ماجہ میں ایک روایت ہے کہ تم میں سے کسی کو اپنے بے عزتی نہیں کرنی چاہئے۔ لوگوں نے پوچھا حضور! یہ کیسے؟ فرمایا خلاف شرع کوئی امر دیکھے اور کچھ نہ کہے قیامت کے دن اس کی باز پرس ہوگی کہ فلاں موقع پر تو کیوں خاموش رہا؟۔ یہ جواب دے گا لوگوں کے ڈر کی وجہ سے۔ اللہ تعالی فرمائے گا میں سب سے زیادہ حقدار تھا کہ مجھ سے خوف کھائے۔

نوٹ: اس روایت سے پتہ چلتا ہے کہ نہی عن المنکر کا کام نہ کرنا آخرت میں رسوائی کا سبب ہے۔

## نہی عن المنکر پر ایک جامع روایت

عن ابی سعید الخدری قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ وان لم یستطع فبقلبہ وذالک اضعف الایمان (مسلم)

یعنی جو شخص کسی ناجائز کام کو کرتے ہوئے دیکھے اگر اس پر قدرت ہو کہ اس کو ہاتھ سے بند کر دے تو اس کو بند کر دے۔ اگر اتنی مقدرت نہ ہو تو زبان سے اس پر انکار کرے۔ اگر اتنی بھی قدرت نہ ہو تو دل سے اسے برا سمجھے اور یہ ایمان کا بہت ہی کم درجہ ہے۔

امام غزالیؒ نے بعض اشارے یوں بھی دیئے ہیں کہ پہلا مرحلہ اسلامی امراء اور حکام کا ہے اور دوسرا مرحلہ علماء کرام کا ہے اور تیسرا مرحلہ عوام الناس کا ہے کہ کہیں بات اور کام بے محل ہونے سے فتنے نہ پیدا ہو جائیں۔

## ایمان کے تقاضے اور تکمیل پر بشارت

التائبون العابدون الحامدون السائحون الراکعون الساجدون الامرون بالمعروف والناھون عن المنکر والحافظون لحدود اللہ۔ وبشر المؤمنین۔ (پ ۱۱۔ ع ۴)

وہ توبہ کرنے والے ہیں بندگی کرنے والے، شکر کرنے والے، بے تعلق رہنے والے، رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، حکم کرنے والے نیک بات کا اور منع کرنے والے بری بات سے، اور حفاظت کرنے والے ان حدود کی جو باندھی اللہ نے اور خوشخبری سنائیے ایمان والوں کو۔

یہ سب صفات ان مومنین کی ہیں جو جان و مال سے خدا کے ہاتھ پر بک چکے ہیں توبہ، عبادت، حمد، روزہ اور بے تعلقی، رکوع، سجدہ، امر بالمعروف، نہی عن المنکر، گویا وہ لوگ عبادت حق اور خیر خواہی خلق دو اہم کام کرتے ہیں اور نیکی، بدی کی جو حدود حق نے معین فرمادی ہیں ان سے تجاوز نہیں کرتے۔

## نیکی پھیلانا حوصلہ مند بندوں کا کام ہے

یبنی اقم الصلوۃ وامر بالمعروف وانہ عن المنکر واصبر علی ما اصابک۔ ان

ذالک من عزم الامور۔ (پ ۲۱۔ع ۱۱)

اے بیٹے قائم رکھ نماز اور سکھلا بھلی بات، اور منع کر برائی سے اور تحمل کر جو تجھ پر پڑے۔ بیشک یہ ہیں ہمت کے کام۔ یعنی خود اللہ کی توحید اور بندگی پر قائم ہو کر دوسروں کو بھی نصیحت کر کہ بھلی بات سیکھیں اور برائی سے رکیں۔ یعنی دنیا میں جو سختیاں پیش آئیں جن کا پیش آنا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے سلسلہ میں اغلب ہے ان کو تحمل اور اولو العزمی سے برداشت کرو۔ شدائد سے گھبرا کر ہمت ہار دینا حوصلہ مند بہادروں کا کام نہیں۔

## ہوائے نفس سے دور رہنے کی جزا

و اما من خاف مقام ربه و نهی النفس عن الهوی۔ فان الجنة هی الماوی۔

(پ ۳۰۔ع ۴)

اور جو کوئی ڈرا اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے، اور روکا ہو اس نے اپنے جی کو خواہش سے سو بہشت ہی ہے اس کا ٹھکانہ ...... یعنی نفس کو خواہش سے روکے اس پر قابو پائے اور احکام الہی کے تابع بنائے۔

## اھل نفاق کے اوصاف ذمیمہ

المنافقون و المنافقات بعضهم من بعض یامرون بالمنکر و ینهون عن المعروف و یقبضون ایدیهم نسوا اللّٰہ فنسیهم۔ ان المنافقین هم الفاسقون (پ ۱۰ ع ۱۴)

منافق مرد اور منافق عورتیں سب کی ایک چال ہے سکھائیں بات بری، اور چھڑائیں بات بھلی اور بند رکھیں اپنی مٹھی، بھول گئے اللہ کو سو وہ بھول گیا ان کو۔ تحقیق منافق وہی ہیں نافرمان۔ اس آیت کا مفہوم بالکل واضح ہے۔

یعنی سب سے بڑے نافرمان یہ بد باطن منافق ہیں جن کے مرد و عورت زبانی

اقرار اور اظہار اسلام کے باوجود ہر قسم کے حیلے اور فریب کر کے لوگوں کو اچھی باتوں سے بیزار اور بری باتوں پر آمادہ کرتے ہیں۔ بر موقع خرچ بھی نہیں کرتے، نہ زبان سے بھلائی کرتے، نہ مال سے۔ خدا کو انہوں نے اس طرح بھلادیا تو اللہ نے بھی ان کے لئے سزا سنائی، عتاب کیا اور رحمت سے دور کیا۔

## کفار بنی اسرائیل اور سبب لعنت

لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داؤد و عیسی ابن مریم۔ ذالک بما عصوا و کانوا یعتدون۔ کانو الایتناھون عن منکر فعلوہ۔ لبئس ما کانوا یعملون۔ (پ۶۔ع۱۵)

بنی اسرائیل کے کافروں پر حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت عیسی علیہ السلام کی زبانی لعنت کی گئی اس لئے کہ وہ نافرمانیاں کرتے تھے اور حد سے آگے بڑھ جاتے تھے۔ آپس میں ایک دوسرے کو برے کاموں سے جو وہ کرتے تھے روکتے نہ تھے۔ جو کچھ بھی یہ کرتے تھے یقیناً یہ برا تھا۔ اس آیت سے پتہ چلتا ہے کہ نہی عن المنکر کا نہ کرنا عصیان و اعتداء بھی ہے اور لعنت کا سبب بھی ہے۔ بنی اسرائیل میں جب پہلے پہل گناہگاریاں شروع ہوئیں تو ان کے علماء نے انہیں روکا لیکن جب دیکھا کہ باز نہیں آتے تو انہوں نے انہیں الگ نہ کیا بلکہ انہی کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے، کھاتے پیتے رہے۔ اللہ نے ایک دوسرے کے دل بھڑادئے اور حضرت داؤدؑ اور حضرت عیسیٰؑ کی زبانی ان پر لعنت فرمائی کیونکہ وہ نافرمان اور ظالم تھے اس بیان کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگائے ہوئے تھے لیکن اب ٹھیک ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا نہیں نہیں خدا کی قسم تم پر ضروری ہے کہ لوگوں کو خلاف شرع باتوں سے روکو۔ اور شریعت کی پابندی پر لاؤ۔

## گونگے شیطانوں کا عمل

لولاینھٰھم الربانیون والاحبار عن قولھم الاثم واکلھم السحت لبئس ما کانوا یصنعون۔ (پ۶۔ع۱۳)

کیوں نہیں منع کرتے ان کے درویش اور علماء گناہ کی بات سے اور حرام کھانے سے۔ بہت ہی برے عمل ہیں جو کررہے ہیں۔ جب خدا کسی قوم کو تباہ کرتا ہے تو اس کے عوام گناہوں اور نافرمانیوں میں غرق ہوجاتے ہیں اور اس کے خواص یعنی درویش اور علماء گونگے شیطان بن جاتے ہیں۔ بنی اسرائیل کا حال یہی ہوا کہ لوگ عموماً دنیوی لذات وشہوات میں منہمک ہوکر خدا کی عظمت وجلال اور اس کے قوانین واحکام کو بھلا بیٹھے اور جو مشائخ اور علماء کہلاتے تھے انہوں نے امر بالمعروف نہی عن المنکر کا فریضہ ترک کردیا کیونکہ دنیا کی حرص اور اتباع شہوات میں وہ اپنے عوام سے بھی آگے تھے مخلوق کا خوف یا دنیا کا لالچ حق کی آواز بلند کرنے سے مانع ہوتا تھا اسی سکوت اور مداہنت سے پہلی قومیں تباہ ہوئیں اسی لئے امت محمدیہ کو بے شمار نصوص میں بہت ہی سخت تاکید کی گئی ہے کہ کسی وقت اور کسی شخص کے مقابلے میں اس فرض امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ادا کرنے سے تغافل نہ برتیں۔

(مولانا شبیر احمد عثمانیؒ)

## منکر کو نہ روکنے کا عذاب

فلما اتو عن ما نھوا عنہ قلنا لھم کونوا قردۃ خاسئین۔ (پ۹۔ع۱۱)

پھر جب بڑھنے لگے اس کام میں جس سے وہ روکے گئے تھے تو ہم نے حکم کیا کہ ہوجاؤ بندر ذلیل۔ جب بالکل حد سے گذر گئے تب ذلیل بندر بنادئے گئے۔

حق تعالیٰ نے یہود پر ہفتہ کے دن شکار کرنا حرام کیا تھا باشندگان ایلہ کو عدول

حکمی اور نافرمانی کی عادت تھی۔ خدا کی طرف سے سخت آزمائش ہونے لگی کہ ہفتہ کے دن دریا میں مچھلیوں کی بے حد کثرت ہوتی جو سطح دریا کے اوپر تیرتی تھیں باقی دنوں میں غائب رہتی تھیں۔ ان لوگوں سے صبر نہ ہوسکا۔ صریح حکم الٰہی کے خلاف حیلے کرنے لگے دریا کا پانی کاٹ لائے۔ جب ہفتہ کے دن مچھلیاں ان کے بنائے ہوئے حوض میں آجاتیں تو نکلنے کا راستہ بند کر دیتے تھے اور اگلے دن اتوار کو جا کر پکڑ لاتے تا کہ ہفتہ کے دن شکار کرنا صادق نہ آئے۔ آخر دنیا ہی میں اس کی سزا بھگتی کہ مسخ کر کے ذلیل بندر بنادئے گئے کہ اس سے ظاہر ہوا کہ حیلہ سازی اور مکاری خدا کی بارگاہ میں کام نہیں دیتی۔ لہٰذا عذاب الٰہی سے بچنے کا راستہ منکر سے رکنا اور روکنا ہے۔

## منکرات سے بچنے اور بچانے کا انعام

ان تجتنبوا کبائر ماتنھون عنہ نکفر عنکم سیاتکم وندخلکم مدخلا کریما (پ ۵۔ ع ۲)

اگر تم بچتے رہو گے ان چیزوں سے جو گناہوں میں بڑی ہوئی ہیں تو ہم معاف کرینگے تم سے چھوٹے گناہ تمہارے۔ اور تم کو عزت کے مقام میں داخل کریں گے۔

ویسے بھی عقل و فطرت کا تقاضہ ہے کہ ہم اچھائی پر عمل کریں اور اسے پھیلائیں اور برائی سے رکیں اور دوسروں کو بھی منکرات سے روکیں۔

دیکھئے! اگر مسجد میں اعلان ہوجائے کہ جو بھی مسجد کو فلاں دن آئے گا اس شخص کو خصوصی اور قیمتی انعام ملے گا۔ اب آپ دیکھیں گے کہ کیا چھوٹا کیا بڑا، کیا مرد کیا عورت، کیا جوان کیا بوڑھا، سب دوڑ پڑیں گے اور علی الاطلاق اعلان سے مکمل فائدہ اٹھائیں گے اور سارے اعذار بھلادیں گے۔

اسی طرح اگر آپ دیکھیں کہ ایک شخص لیٹا ہوا چادر تانے سو رہا ہے اور بے

خبر پڑا ہے اچانک آپ نے دیکھا کہ ایک بچھو یا سانپ اس کے بستر میں یا اسکی چادر میں داخل ہورہا ہے آپ بیکل اور بے چین ہوجاتے ہیں اور اس شخص کو بچانے کی لیعجلت ممکنہ ہر ممکن کوشش کرتے ہیں اسی طرح جہنم کی آگ سے عذابوں سے بچانے کے لئے نہی عن المنکر کا کام کیجئے۔

## دعوت دین نہ دینے کا وبال:۔

عن جریر بن عبداللّٰہ قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول مامن رجل یکون فی قوم یعمل فیھم بالمعاصی یقدرون علی ان یغیروا ولا یغیرون الا اصابھم اللّٰہ بعقاب قبل ان یموتوا (ابو داؤد)

بروایت جریرؓ ارشاد رسولؐ منقول ہے اگر کسی جماعت یا قوم میں کوئی شخص کسی گناہ کا ارتکاب کرتا ہے اور وہ جماعت اور قوم باوجود قدرت کے اس شخص کو اس گناہ سے نہیں روکتی تو ان پر مرنے سے پہلے دنیا ہی میں اللہ کا عذاب مسلط ہوجاتا ہے۔

## نہی عن المنکر پر تفہیم کا کمال اور بہترین مثال:۔

عن النعمان بن بشیرؓ قال مثل القائم فی حدود اللّٰہ والواقع فیھا کمثل قوم استھموا علی سفینۃ فصار بعضھم اعلاھا، بعضھم اسفلھا فکان الذی فی اسفلھا اذا استقوا من الماء مروا علی من فوقھم فقالوا لو انا خرقنا نصیبنا خرقا ولم نوذ من فوقنا فان ترکوھم وما ارادوا اھلکوا جمیعا وان اخذوا علی ایدیھم نجوا نجوا جمیعا (بخاری)

حضورؐ کا ارشاد ہے اس شخص کی مثال جو اللہ کے حدود پر قائم ہے اور اس شخص کی جو اللہ کے حدود میں پڑنے والا ہے اس قوم کی سی ہے جو ایک جہاز میں بیٹھے ہوں

اور جہاز کی منزلیں مقرر کی گئی ہوں کہ بعض لوگ جہاز کے اوپر کے حصہ میں ہوں اور بعض لوگ نیچے کے حصہ میں ہوں جب نیچے والوں کو پانی کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ جہاز کے اوپر کے حصے میں آکر پانی لیتے ہیں اگر وہ خیال کر کے ہمارے بار بار اوپر پانی کے لئے جانے سے اوپر والوں کو تکلیف ہوتی ہے اس لئے ہم اپنے ہی حصہ میں یعنی جہاز کے نیچے کے حصے میں ایک سوراخ سمندر میں کھول لیں جس سے ہمیں پانی یہیں ملتا رہے اور اوپر والوں کو ستانا نہ پڑے ایسی صورت میں اگر اوپر والے ان احمقوں کی اس تجویز کو نہ روکیں گے کہ وہ جانیں اور ان کا کام۔ ہمیں ان سے کیا واسطہ ؟ تو اس صورت میں وہ جہاز غرق ہو جائے گا اور دونوں فریق ہلاک ہو جائیں گے اگر وہ ان کو روک دیں گے تو دونوں فریق ڈوبنے سے بچ جائیں گے۔ اس حدیث سے جہاں یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ منکرات سے روکنا ضروری ہے وہیں اس بات کا بھی واضح اشارہ ملتا ہے کہ صرف حسن نیت کافی نہیں جب تک حسن عمل نہ ہو۔

خدا کی نظر سے گرنے کے اسباب:۔

عن ابن هريرة؄ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا عظمت امتى الدنيا نزعت منها هيبة الاسلام و اذا تركت الامر بالمعروف و النهى عن المنكر حرمت بركة الوحى و اذا تسابت امتى سقطت من عين الله۔

بروایت ابو ہریرہؓ ارشاد رسول منقول ہے۔ فرمایا کہ جب میری امت دنیا کو بڑی چیز سمجھنے لگے گی تو اسلام کی ہیبت و وقعت دلوں سے نکل جائے گی اور جب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر چھوڑ بیٹھے گی تو وحی کی برکات سے محروم ہو جائے گی اور جب آپس میں گالی گلوج کرے گی تو اللہ کی نظر سے گر جائے گی۔

اللہ کے ناراض ہونے کا سبب:۔

ایک اور روایت سے بھی اندازہ ہوتا ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کرنے سے اللہ تعالی ناراض ہوتے ہیں۔

عن عائشة قالت دخل علي النبيــى فعرفت فى وجهه ان قدحضره شى فتوضاء وماتكلم احدافلصقت بالحجرة استمع مايقول فقعد على المنبر فحمدالله و اثنى عليه وقال ياايها الناس ان الله يقول لكمر وبالمعروف ونهوعن المنكر قبل ان تدعوا فلا اجيب لكمو تسنصر ونى فلا انصر كمفمازاد عليهن حتى نزل۔(ابن ماجه)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں نبی کریمؐ ایک مرتبہ دولت کدہ پر تشریف لائے تو میں نے چہرہ انور پر ایک خاص اثر دیکھ کر محسوس کیا کہ کوئی اہم بات پیش آئی ہے حضورؐ نے کسی سے کچھ بات چیت نہیں فرمائی اور وضوفرما کر مسجد تشریف لے گئے میں حجرے کی دیوار سے لگ کر سننے کھڑی ہو گئی کہ کیا ارشاد فرماتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے اور حمدوثنا کے بعد فرمایا کہ اللہ کا ارشاد ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو مبادا کہ وہ وقت آجائے کہ تم دعا مانگو اور قبول نہ ہو تم سوال کرو اور سوال کو پورا نہ کیا جائے تم اپنے دشمنوں کے خلاف مجھ سے مدد چاہو اور میں تمہاری مدد نہ کروں۔ یہ کلمات ارشاد فرماکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نیچے تشریف لائے۔

# اکابر دعوت کی نصیحت اور تنبیہ

بعض لوگ دینی منصب، تقریر و تحریر، تعلیم و تبلیغ، وعظ و نصیحت پر مامور ہوجاتے ہیں تو دوسروں کی فکر میں ایسے مبتلاء ہوجاتے ہیں کہ اپنے سے غفلت ہوجاتی ہے حالانکہ اپنے نفس کی اصلاح کی سخت ضرورت ہے۔

اصحاب دعوت اور اکابر ملت کے داعی اور مقررین اور اہل قلم نے یہ بات بھی بہت خصوصیت کے ساتھ ذکر فرمائی ہے کہ بسا اوقات ذرا سی بے احتیاطی سے نفع کے ساتھ نقصان بھی شامل ہوجاتا ہے۔ اس لئے احتیاط کے ہر پہلو کا لحاظ رکھنا چاہیئے۔ مثلاً کسی شخص کے بے عزتی نہ کرے دوسرا اہم پہلو یہ پیش نظر رکھنا ہے کہ سخت کلامی سے بچے اور نرمی سے گفتگو کرے۔

## امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے چند ضروری آداب

(۱)۔ موقع شناسی مردم شناسی اور مزاج شناسی سے کام کرے۔

(۲)۔ اللہ کی رضا، دین کی اشاعت اور نبی کی سنتوں کا اتباع مقصود ہو۔

(۳)۔ ریا، شہرت اور تعریف کو ذرا بھی دل میں جگہ نہ دے کہ ریا کے سبب عالم، سخی اور شہید بھی جہنم میں گھسیٹ دئے جائیں گے۔

(۴)۔ کسی کی بے عزتی نہ کرے۔

(۵)۔ بات نرمی سے کرے

(۶)۔ بات مخاطب کی فہم کے مطابق ہو۔

(۷)۔ مخاطب کی تحقیر و تذلیل نہ ہو۔

(۹)۔ ایسا طرز اختیار کرنے سے مکمل پرہیز کرے جس سے مخاطب کے دل میں خود اپنے خیال پر جمے رہنے کا تعصب پیدا ہوتا ہو۔

(۱۰)۔ اصلاح احوال کے لئے حق تعالیٰ سے دعا کرتا رہے۔ حق تعالیٰ اپنے کرم سے ان آداب کی رعایت کے ساتھ کام کی توفیق عطا فرمائیں۔